قطبین میں نماز و روزہ

ڈاکٹر محمد صغیر حسن معصومی*

اسلام نے فرزندان توحید پر نماز اور روزے فرض کئے ہیں، ان فرائض سے مستثنیٰ صرف وہ لوگ ہیں جو تکلیف کی استطاعت نہیں رکھتے، غیر مکلف کے تحت بچے، فاترالعقل اور حد سے زیادہ ضعیف و ناتوان لوگ شمار کئے جاتے ہیں، زمانہ ماہواری اور ولادت کے ایام میں طبعی طہارت کی غیر موجودگی کی وجہ سے ان فرائض کی ادائیگی ان ایام میں معاف بلکہ ممنوع ہے۔

قرآن حکیم نے نماز و روزے کی فرضیت کا حکم دیا ہے۔ اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے اوقات و صفات کی تشریح اپنے افعال و اقوال، نیز تقریرات عمل سے تفصیل کے ساتھ بیان کردی ہے۔ یہ احکام سارے عالم کے لئے اور ہر زمانے کے لئے ہیں نہ کسی قوم کے ساتھ مخصوص ہیں اور نہ کسی خطے کے لئے وجہ امتیاز۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن حکیم نے ان احکام کے ساتھ اوقات و صفات کی تخصیص نہیں کی ہے بلکہ اوقات اور صفات کی وضاحت شارع علیہ السلام نے کی ہے، اس لئے ان کی سنت اور بتائے ہوئے طریقوں کی پیروی حتی الامکان ضروری ہے، البتہ 'الدین یسر' (دین آسانی ہے) کے حکم کے مطابق ان اوقات کی وضاحت پر مختلف مقامات کے عرف عام کے مطابق کی جائے گی۔ کرۂ ارضی کی ہئیت و شکل کے لحاظ سے انتہائی شب و روز کے اوقات ہر آن بدلتے رہتے ہیں۔ قطب شمالی اور قطب جنوبی خط مستقیم سے انتہائی

حوالے کے لئے دیکھئے ابن عابدین فتاوی شامی ج ۱ ص ۲۵۳ - ۲۵۴ نیز شیخ محمد شلتوت : الفتاوی، طبعہ ثالثہ، دارالقلم، مصر ص ۱۴۴ - ۱۴۶ -

اِس حدیث سے یہ بات واضح ہے کہ درحقیقت پانچ اوقات کی نمازیں ایک دن میں فرض ھیں جن کے اوقات کی تعیین بسہولت کی جائے گی، اگر مروجہ اوقات کا امکان نہ ھو تو پھر مقدار مقرر کرنے اور اندازہ لگانے کی ضرورت ھوگی، طبعی اسباب کی بنا پر کسی جگہ معتاد اوقات کے عدم وجود سے نمازیں ساقط نہیں ھوں گی، چنانچہ ایک دوسری روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ نمازیں ھیں جنکو اللہ تعالی نے اپنے بندوں پر فرض کیا ہے۔ اسی طرح روزے کے متعلق قرآن حکیم کا حکم ہے فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ (البقرہ : ۱۸۵) ”تم میں سے جو رمضان کے مہینے کو پالے اسکو چاہئے کہ اس ماہ میں روزہ رکھے،،۔ چاند دیکھنے یا سورج نکلنے جیسے حالات کا ذکر نہیں کیا۔ بلکہ جب یہ معلوم ھوگیا کہ اسلامی کلینڈر یعنی قمری حساب سے رمضان کا مہینہ آگیا تو اس ماہ کا روزہ سارے مسلمانوں پر فرض ہے چاہے وہ جس خطے میں ھوں، ایشیا میں یا امریکہ میں، شمالی خطہ میں ھوں یا جنوبی خطے میں۔

یہ ضرور ہے کہ ساری روئے زمین میں نماز پنجگانہ کے اوقات ایک جیسے نہیں ھونگے، کیونکہ آفتاب کے طلوع اور غروب ھونے کے اوقات مختلف ھوتے ھیں۔ اسی طرح ماہ رمضان کی ابتداء سارے عالم میں ایک دن نہیں ھوسکتی۔ یک شبانہ روز یا دوشبانہ روز کا اختلاف لابدی ہے، اسی طرح مختلف خطہ ارضی سے قبلہ کا رخ بھی مختلف ھوگا، قرآن نے اس بارے میں (یعنی استقبال قبلہ کے بارے میں) شطر المسجد الحرام (البقرۃ : ۱۴۴، ۱۴۹، ۱۵۰) فرمایا ہے یعنی نماز پڑھتے وقت مسجد حرام (خانہ و کعبہ) کے رخ اپنا چہرہ کرلو۔

بنابریں ایسے مقامات میں جہاں طلوع غروب آفتاب میں بہت زیادہ طوالت یا بہت زیادہ کمی ھوتی ھو یہانتک کہ شب و روز کا شمار عادۃً چوبیس

بعد میں واقع ھیں اور روز و شب میں کمی و بیشی ناگزیر ھے، اس لئے ایسے مقامات میں حتی‌الامکان ان عادات و اطوار کو اختیار کرنا مناسب ھوگا جو مذھبی اوامر و نواھی کے مخالف نہ ھوں، دن کی طوالت اور رات کی کوتاھی یا رات کی درازی اور دن کی کوتاھی سے احکام شرع متاثر نہیں ھوسکتے۔ اور یہ کہنا مستبعد معلوم ھوتا ھے کہ نماز و روزے کے احکام ان مقامات کے رھنے والوں پر عائد نہیں ھوتے۔ جیسا کہ تحریر کیا جا چکا ھے احکام الٰہی سب کے لئے برابر برابر واجب‌العمل ھیں ۔ البتہ ان کی بجاآوری میں دینی سہولت و یسر کے پیش نظر مقامی عادات و اوقات کو معمول‌بہا بنانا لابدی ھوگا۔ مثلاً جہاں آفتاب سال کے کسی حصے میں بہت تھوڑے وقت کے لئے غروب ھوتا ھے اور جلد طلوع ھوتا ھے وھاں شب و روز کے اوقات کی تعیین مقامی طریقۂ مروجہ کے مطابق ھوگی، صحیح مسلم کی یہ روایت دلیل و حجت کے لئے کافی ھے، (دیکھئے رد المختار المعروف بفتاوی شامیہ، مطبعہ میمنہ مصر ۱۳۱۸ھ ج ۱، ص ۲۵۴) : روی انہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر الدجال، قلنا ما لبثہ فی الارض قال اربعون یوماً، یوم کسنة و یوم کشھر، و یوم کجمعة و سائر ایامہ کأیامکم، قلنا یا رسول اللہ فذلک الیوم الذی کسنة أتکفینا فیہ صلاة یوم، قال لا، اقدروا لہ قدرہ رواہ مسلم (اصح المطابع رشیدیہ ج ۲ ص ۴۰۱) روایت ھے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کیا (راوی صحابی کا بیان ھے) ھم لوگوں نے عرض کیا : زمین میں دجال کا قیام کب تک رھے گا؟ آپ نے فرمایا، چالیس دن، ایک دن ایک سال کے برابر ھوگا، ایک دن ایک ماہ کے برابر، ایک دن جمعہ کے مانند (یعنی ایک ھفتہ کے برابر) اور بقیہ ایام عام دنوں کے مانند ھونگے، راوی صحابی نے پھر عرض کیا : یا رسول اللہ وہ دن جو ایک سال کے برابر ھوگا کیا اس میں ایک دن کی نماز کافی ھوگی؟ آپ نے فرمایا، نہیں اس دن کے اندازے لگاؤ، (یعنی تین سو ساٹھ دنوں پر اوقات کی تقسیم کرو) اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ھے۔

گھنٹے والے ایام سے مختلف ھو تو ان مقامات میں قریب ترین مقامات کے روز و شب کے حساب کے مطابق اوقات کی تقسیم کے پیش نظر اوقات صلواۃ نیز ایام صیام کی تعیین روزانہ کے دوسرے معمولات کے مطابق اندازے سے کی جائے گی۔

اسی طرح بآسانی دینی فرائض خصوصاً نماز و روزہ کی ادائیگی کی جاسکتی ھے، اس طرح دینی فرائض میں کسی خطے کے لحاظ سے نہ کوئی کوتاھی ھوگی اور نہ بیجا تکلیف، بلکہ سارے فرائض مساویانہ طور پر پوری طرح بغیر کسی دشواری کے ادا کئے جاسکتے ھیں ۔ اللہ تعالی کا ارشاد ھے: ''یرید اللہ بکم الیسر ولایرید بکم العسر و لتکملوا العدۃ و لتکبروا اللہ علی ماھدا کم و لعلکم تشکرون،،: (البقرۃ: ۱۸۵) اللہ تعالی تمہاری سہولت کو چاھتا ھے۔ سختی اور دشواری کا ارادہ نہیں کرتا، تاکہ تم لوگ گنتی پوری کرلو اور تم لوگ اللہ تعالی کی بڑائی بیان کرو اسی طرح جیسا کہ تمہیں ھدایت کی گئی ھے، تاکہ تم شکر گذار (بندے) بنو،،۔

وما علینا الا البلاغ